



سوال

(1239) نذر کے روزے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا شوہر بیمار ہو گیا تو میں نے نذر مانی کہ اگر اسے شفا ہو گئی تو میں ایک سال روزے رکھوں گی۔ اب وہ بحمد اللہ شفا یاب ہو گیا ہے، مگر میں بیمار ہوں۔ ڈاکٹر نے روزے رکھنے سے منع کیا ہے۔ میں نے ڈاکٹر کو نصیحت کے باوجود کئی بار کوشش کی ہے مگر نہیں رکھ سکی تو کیا میں ان روزوں کے بدلے نقد کفارہ دے دوں؟ اور کیا یہ رقم میں اپنے کسی قریبی کو جو محتاج ہو دے سکتی ہوں؟ اور کیا اگر ممکن ہو تو میں ہر ہفتے میں دو روزے رکھ لیا کروں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ”جس نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی ہو اسے وہ اطاعت کا کام کرنا چاہئے۔“ (صحیح بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب النذر فی الطاعة، حدیث: 6696۔ سنن ابی داؤد، کتاب الایمان والنذور، باب ماجاء فی النذر فی المعصیۃ، حدیث: 3289، وسنن الترمذی، کتاب النذور والایمان، باب من نذر ان یطیع اللہ فلیطع، حدیث: 1526۔ سنن النسائی، کتاب الایمان والنذور، باب النذر فی الطاعة، حدیث: 3806) سنن ابن ماجہ (2126)۔ آپ نے جو نذر مانی ہے کہ ایک سال کے روزے رکھوں گی، اور ”سال“ غیر معین ہے، تو چونکہ ڈاکٹر نے تمہیں فی الحال روزے رکھنے سے منع کیا ہے تو یہ روزے تمہارے ذمے رہیں گے۔ جب یہ مانع دور ہو جائے اور طاقت بحال ہو تو آپ اپنی نذر کے یہ روزے رکھنے پڑیں گے۔ لہذا انتظار کریں حتیٰ کہ شفا یابی کے بعد یہ روزے رکھ سکیں، کیونکہ نذر کا سال معین نہیں کیا گیا ہے۔ جس سال بھی آپ روزے رکھیں گی صحیح ہوں گے۔ اور یہ درست نہیں کہ ہفتے میں دو دن روزے رکھیں۔ کیونکہ تم نے ایک سال کی نذر مانی ہے۔ جس کے معنی ہیں بارہ مہینے متواتر روزے رکھنا۔ اگر سال معین ہوتا اور یہ عارض ہوتا تو طاقت بحال ہونے پر آپ اس کی قضاء دینی پڑتی۔

اور نذر کے متعلق جاننا چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

”نذر کوئی خیر نہیں لاتی، بلکہ اس کے ذریعے سے بخیل سے (مال وغیرہ) نکالا جاتا ہے۔“ (صحیح البخاری، کتاب القدر، باب القاء النذر العبد الی القدر، حدیث: 6608۔ صحیح مسلم، کتاب النذر، باب النھی عن النذر، وانہ لایرد شینا، حدیث: 1639 وسنن النسائی، کتاب الایمان والنذور، باب النھی عن النذر، حدیث: 3801۔ مسند احمد بن حنبل: 86/2، حدیث: 5592۔)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ آدمی اس سے مشقت میں پڑتا ہے یا اس نذر کو پورا نہیں کر سکتا ہے۔ لیکن جب یہ مان لی ہو تو اس کا پورا کرنا واجب



ہونا ہے، بشرطیکہ وہ کام اطاعت کا ہو۔ اور اللہ عزوجل نے اپنی نذروں کو پوری کرنے والے مومنین کی مدح فرمائی ہے :

یوفون بالذروہما فون یوما کان شترہ مستطیراً ۷ ... سورة الدھر

”یہ لوگ اپنی نذریں پوری کرتے اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کا شر پھیل جانے والا ہے۔“

اور فرمایا :

وَمَا لَفَقْتُمْ مِنْ لَفَقَةٍ أَوْ نَذْرٍ تُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ ... ۲۷۰ ... سورة البقرة

”جو کچھ بھی تم خرچ کرتے ہو یا کوئی نذر لیتے ہو تو اللہ اسے جانتا ہے۔“

اور فرمایا :

وَلْيُوفُوا نَذْرَهُمْ ... ۲۹ ... سورة الحج

”اور چلیئے کہ (حاجی) اپنی نذریں پوری کریں۔“

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهْ)

”جس نے نذر مانی ہو کہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو اسے اللہ کی اطاعت کرنی چاہیے۔“ (صحیح بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب النذر فی الطاعة، حدیث: 6696۔ سنن ابی داؤد، کتاب الایمان والنذور، باب ماجاء فی النذر فی المعصیة، حدیث: 3289، وسنن الترمذی، کتاب النذور والایمان، باب من نذر ان یطیع اللہ فلیطعه، حدیث: 1526۔ سنن النسائی، کتاب الایمان والنذور، باب النذر فی الطاعة، حدیث: 3806۔)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 876

محدث فتویٰ